Rampur State Gazette.

EXTRAORDINARY.

غیر معمولی گزٹ ریاست رامپور

نمبر ۵۰ | بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم | جلد ۴۲

مطبوعہ روز چہارشنبہ تاریخ ۱۸ ماہ رجب المرجب ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۰ ماہ دسمبر ۱۹۳۰ء

حکم اجلاس ہمایوں بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

واقع ۷ دسمبر ۱۹۳۰ء

دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

غیر معمولی گزٹ میں مظفر نگر کی اسپیچیں طبع کرا دیجائیں۔ کاغذات صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض — جناب عالی — میرساند

صاحب ہوم منسٹر بہادر نے لکھا ہے کہ گزٹ ۶ دسمبر ۱۹۳۰ء شایع ہو چکا۔ مظفر نگر کی اسپیچیں طبع ہونے سے باقی ہیں اور مزید احکام وصول ہو رہے ہیں۔ اگر حکم ہو تو ان احکام کو غیر معمولی گزٹ میں طبع کرا دیا جائے۔ یا آیندہ ہفتے کے معمولی گزٹ میں حسب معمول طبع ہوں۔ جملہ کاغذات ذریعہ عرضداشت حضور انور میں پیش ہیں اس بارہ میں جیسا ارشاد ہو واجب التعمیل ہے۔ زیادہ حد ادب آفتاب دولت واقبال تابان باد۔

[illegible]

جناب صاحب ہوم منسٹر بہادر کی خدمت میں مرسل ہو۔

۸ دسمبر ۱۹۳۰ عیسوی

دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاسنامہ

بحضور بندگان عالی ہز ہائینس عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامراء نواب سید رضا علیخان بہادر مستعد جنگ والی ریاست رامپور دام اقبالہم وملکہم

منجانب

ممبران انجمن ترقی تعلیم سادات بارہہ مظفر نگر۔

سرکار عالیجاہ!

حضور انور کے قدوم میمنت لزوم نے جو عزت آج ہماری سرزمین کو بخشی ہے اوسکی احسان مندی اور منت پذیری کے بیان سے الفاظ عاجز و زبان قاصر ہے لیکن خلوص و عقیدت الفاظ کے رہین منت نہیں ہوتے اسلئے ہم ممبران انجمن ترقی تعلیم سادات بارہہ حضور والا کے ورود مسعود پر نہایت ادب سے اپنے عجز بیان کے اعتراف کیساتھ خدمت اقدس میں اپنی مخلصانہ نذر عقیدت اور ہدیۂ تشکر و امتنان پیش کرتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

عالیجاہا!

یوں تو فرمانروائے رامپور کی ذات مسلمانان ہندوستان کے لئے ہمیشہ جاذب نظر اور مرجع قلوب رہی ہے۔ لیکن سادات بارہ کو جو خاص تعلق اس خاندان عالیشان سے ہے اسکے اعتبار سے ہم آج محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہم گویا رامپور بلکہ خود اپنی جماعت کے ایک گوہر درخشندہ کا ہی خیر مقدم کر رہے ہیں۔

حضور والا!

سادات بارہ اپنے عہد عروج و اقبال میں سلاطین ماضیہ خصوصاً شاہان مغلیہ کے دست راست رہے ہیں۔ اور اس کے بعد ایک عرصہ تک ان اطراف و جوانب میں ان کی جاگیریں اور معافیات ان کی حیثیت کو بتاتے ہوئے تھیں۔ لیکن آج یہی نہیں کہ وہ مال و دولت سے محروم ہیں۔ بلکہ سرمایہ علم و تہذیب بھی ان سے کنارہ کش ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ اصلاح و ترقی کی خواہش بھی رفتہ رفتہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ اور تاریخ کا یہ باب زریں صفحۂ ہستی سے مٹا جاتا ہے۔ اس حسرتناک انجام کے مقابلہ کی اگر کوئی صورت ممکن ہے تو وہ محض ترقی تعلیم ہے جسکے بغیر موجودہ عہد میں کوئی قوم زندہ رہنے کی توقع نہیں رکھ سکتی۔ چنانچہ پانچ سال ہوئے کہ اس مقصد کو پیش نظر رکھکر ایک انجمن قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اور بالآخر ۲۹ر ستمبر ۱۹۲۵ء کو موجودہ انجمن ترقی تعلیم سادات بارہ معرض وجود میں آئی۔

عالیجاہا!

اس موقع پر ہم کو حضور والا کے پدر نامدار سرکار جنت مکان کے اس گرانقدر عطیہ کی یاد آتی ہے جو سرکار مرحوم نے ترقی تعلیم سادات بارہ کی غرض سے مرحمت فرمایا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ ہماری موجودہ انجمن کی بنیاد بھی نہ پڑی تھی۔ اس اعتبار سے فرمانروائے رامپور ہی کی ذات تھی جس نے ہماری قوم کو اپنی رہنمائی اور عملی ہمدردی سے ترقی تعلیم کی طرف متوجہ کیا۔ لیکن ہمارے عجز اور ہماری بدقسمتی کی انتہا ہے کہ باوجود اس عطیہ کے اس سے پیشتر ہم کو حصول مقاصد کی راہ میں عملی قدم اٹھانا نصیب نہیں ہوا۔ ان حالات میں حضور کا اس بدنصیب قوم کے لئے اتنی زحمت سفر گوارا فرماکر یہاں تشریف لانا اور اپنی جوان ہمتی اور بیدار بختی سے ہماری ترقی و تعلیم کے مسائل کی عقدہ کشائی کرنا ہماری کامیابی کی یقینی ضمانت ہے۔

سرکار عالیجاہ!

حضور انور کی ذات گرامی سے ہماری طرح جو بلند توقعات آج مسلمانان ہند قائم کر رہے ہیں ان کی وجوہ تلاش کرنیکی ضرورت نہیں۔ رامپور کے دور جدید میں اسکے جوان ہمت فرمانروا نے ہر صیغہ اور ہر محکمہ میں اصلاح و ترقی کی جو مثال پیش کی ہے اوسکی شہرت آج شمالی ہند کے گوشہ گوشہ میں پہونچ چکی ہے۔ اور ہر غور کرنے والا دماغ معترف ہے کہ ؎

سالہا کہ نکوست از بہارش پیدا

رامپور کی قدیم شہرت کو اسکے جدید دور ترقی نے چار چاند لگا دئے ہیں۔ اور یقین ہے کہ سرکار والا کے مساعی جمیلہ نہ صرف ریاست رامپور میں ایک بلند و ترقی یافتہ نظام حکومت قایم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ بلکہ اپنی درخشاں مثال سے ہندوستان کے مستقبل کو اور زیادہ منور بنادیں گے۔ نیز ریاست رامپور کی ترقیات مسلمانان ہند کی فلاح و بہبود پر اثر کئے بغیر نہ رہیں گی۔

عالیجاہ!

قدیم زمانہ میں بھی رامپور علوم و فنون کا مخزن اور سرچشمۂ فیض و کرم رہا ہے۔ اسلئے ہماری یہ توقعات بیجا نہیں۔ کہ اس دامن دولت سے وابستہ ہونیکے بعد ہماری ابتدائی مشکلات جو ابتک ہمارے لئے سنگ راہ بنی ہوئی ہیں۔ یک لخت حل ہو جائیں گی۔ اور ہم بہت جلد ساحل کامرانی پر پہونچکر گوہر مقصود سے ہم آغوش نظر آئیں گے ؎

من از تو شادمان و تو از طالع بلند ۔ من از تو کامیاب و تو از آفریدگار

چونکہ ہمارے لئے دشوار ہے کہ ہم سادات بارہ کے لئے کسی جداگانہ تعلیمگاہ کا انتظام کریں۔ اسلئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ مقامی مدارس سے پورا فائدہ اٹھانے کی غرض سے ایک دارالاقامہ تعمیر کیا جائے جہاں اطراف و جوانب کے طلبا یکجا قیام کرکے علوم دنیوی کے ساتھ ساتھ مذہبی اور اخلاقی تعلیم بھی حاصل کرسکیں اور مستحق اور غیر مستطیع طلباء کے لئے وظائف کی صورت میں مالی امداد کا انتظام کیا جا‌ئے اس دارالاقامہ کی تجویز کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے اور اوسکے قیام و بقا کے لئے حضور والا کی اعانت و ہمدردی درکار ہے اور یہ استدعا ہے کہ یہ عمارت جو مدتوں علم و عمل کا مرکز رہیگی۔ اور جسکو حضور والا کے اسم گرامی سے نسبت کا شرف حاصل ہے۔ اس کا سنگ بنیاد دست مبارک سے نصب فرماکر ہماری عزت افزائی فرمائی جاوے۔

عالیجاہ!

ہمیں یقین ہے کہ ہماری ترقی و تعلیم سے حضور انور کی یہ عملی ہمدردی ہماری کوششوں کو جلد بارآور اور کامیاب بنادیگی اور آج کی اس تقریب سعید کو ہم اور ہماری آئیوالی نسلیں مدتوں یاد رکھیں گی۔ اور اس تربیت گاہ سے طلباء فارغ التحصیل ہوکر قوم کے ہونہار فرزند اور سرکار والا کے لطف و کرم کی زندہ یادگار ثابت ہوتے رہیں گے۔

سرکار والا!

اپنے سپاسنامہ کو ختم کرنے سے قبل ہم ایک مرتبہ اور اظہار تشکر و امتنان کی اجازت چاہتے ہیں کہ حضور نے ہم کو اپنی خدمت کا موقعہ دیا اور ہمارے معروضہ کو بگوش خاطر سماعت فرمایا۔ اور دست بدعا ہیں۔ کہ ؎

یارب ایں داور فرزانہ و فرخ فرہنگ ۔ بادعالش بجہاں تا بجہاں جا باشد ۔ آمین!

ہم ہیں حضور کے ادنیٰ خدام

ممبران انجمن ترقی تعلیم سادات بارہ — ۵ر دسمبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۴ر رجب المرجب ۱۳۴۹ھ

مظفر نگر

یوم جمعہ

تقریر اعلیحضرت ہز ہائی نس عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامراء نواب سید محمد رضا علیخان بہادر مستعد جنگ فرمانروائے ریاست رامپور دام اقبالہم و ملکہم

ممبران انجمن و دیگر سادات عظام باہرہ

مجھے نہایت مسرت ہے کہ آج میں اس مبارک تقریب میں آپ کا شریک ہوں جس محبت اور خلوص سے آپ حضرات نے میرا خیر مقدم کیا ہے وہ میرے لئے غیر معمولی مسرت کا باعث ہے۔ اور میں شکرگذار ہوں کہ آپ حضرات نے مجھے ایک ایسے جلسے میں مدعو کیا ہے جو نہ صرف دار الاقامتہ کی بنیاد سے متعلق ہے بلکہ جسے بجا طور پر آپ کی تعلیمی ترقی کی ابتدا قرار دیا جا سکتا ہے۔

سادات باہرہ کی نجابت و شرافت انکی عظمت و بزرگی اور وہ اقتدار جو انہیں اپنے دور ترقی میں حاصل تھا ایسے واقعات ہیں جنکا تذکرہ تاریخ ہندوستان کے صفحوں پر ہمیشہ نمایاں رہیگا آپ اپنی قدیم روایات پر جسقدر فخر کریں بجا ہے اور میں بھی اس جذبہ تفاخر میں آپ کا شریک ہوں سادات باہرہ سے میرا اور میرے خاندان کا قدیم تعلق ہے اسوقت آپ حضرات کے درمیان میں میری موجودگی کا باعث ہوا ہے میں خوش ہوں کہ میری شرکت ایسے موقع پر ہوئی جبکہ آپ ایک بلند تعلیمی مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک جگہ جمع ہوئے ہیں۔

حضرات یوں تو مسئلہ تعلیم ہندوستان میں ایک عام اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لئے خصوصیت سے اور بھی زیادہ پیچیدہ اور دشوار ہے اس لئے کہ سرمایہ کی قلت کے ساتھ مسلمانوں کی کم توجہی شاہراہ جد و جہد سے ہٹا کر ان کو مایوسی اور غفلت کے قعر خموشان کی طرف لئے جا رہی ہے۔ مجھے اُن دشواریوں کا جو ترقی تعلیم کی راہ میں پیش آتی ہیں ذاتی تجربہ ہے اس لئے کہ میں نے اپنی ریاست کی تجویز اصلاحات میں ترقی تعلیم سب پر مقدم رکھا ہے مجھے مسرت ہے کہ آپ کی انجمن نے اب حصول مقصد کی راہ میں عملی قدم بڑھایا ہے اور ریاست رامپور نے جو میرے والد مرحوم نواب جنت مکان کے زمانہ میں دی تھی اس سے اب آپ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں میرے لئے اس سے زیادہ کون سا امر باعث مسرت ہو سکتا ہے کہ میں ایک طرف اپنے والد مرحوم کے مقصد کی تکمیل میں اعانت کروں اور دوسری طرف آپ کی تعلیمی ضرورت کے پورا ہونے میں آپ کا شریک ہوں؟ جیسا کہ آپ نے اشارہ کیا ہے ریاست رامپور نے ہمیشہ علوم و فنون کی قدردانی اور ہمت افزائی کی ہے اور آج بھی ہندوستان کے مختلف حصوں میں متعدد مدارس اور تعلیمگاہوں اور علمی اور دینی خدمت کر رہی ہے۔ آپ کی تعلیمی ترقی کے مسئلہ سے مجھے گہری دلچسپی ہے۔ اور آپ کی عملی کوششوں پر ہمیشہ میری توجہ رہیگی۔

حضرات! ہر قوم کے تعمیری پروگرام میں جوانوں کا ہمیشہ حصہ اہم اور وزنی ہوا کرتا ہے ہماری بھی آئندہ ترقی کا انحصار اور ہماری امیدوں کا مرکز وہ طالب علم ہیں جو مختلف درسگاہوں میں اپنی آئندہ زندگی کو مفید و کارآمد بنانے میں مصروف ہیں یہی سبب ہے کہ میں اس دار الاقامتہ کا سنگ بنیاد نصب کرنے کو ایک نہایت نیک فال خیال کرتا ہوں اور شکرگذار ہوں کہ آپ حضرات نے اسے میرے نام سے منسوب کیا ہے۔ مجھے توقع ہے کہ عمارت سے نکلنے والے طلبا عملی دنیا میں دوسروں کے لئے قابل تقلید مثال پیش کریں گے اور گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار اور خیرخواہ اور ملک و قوم کے سچے خدمتگذار ثابت ہوں گے آخر میں مجھے امید ہے کہ جو تعمیری کام آپکی انجمن نے اب شروع کیا ہے اس کے نتائج نہایت مفید ہوں گے۔ آپ کی جد و جہد کا دائرہ روز بروز وسیع تر ہوتا جائیگا اور کچھ عرصہ کے بعد آپ سادات عظام باہرہ کی فلاح و بہبود کیلئے قابل قدر خدمات انجام دینے میں کامیاب ہوں گے۔

سپاسنامہ

منجانب ممبران بورڈ آف ٹرسٹیز اینگلو اسلامیہ اسکول مظفرنگر

بعالیخدمت فیضدرجت اعلیحضرت ہزہائینس عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلیشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا نواب السید رضا علیخان بہادر مستعد جنگ فرمانروائے ریاست رامپور دام اللہ اقبالہم و ملکہم

سرکار عالیجاہ۔ ہم ممبران بورڈ آف ٹرسٹیز اینگلو اسلامیہ اسکول مظفرنگر انجمن اسلامیہ و جملہ مسلمانان ضلع مظفرنگر کی جانب سے اعلیحضرت کی تشریف آوری پر بخدمت اقدس میں دلی عقیدتمندی اور قلبی شکر کا اظہار کرنیکی جرأت کرتے ہیں حضور انور نے ہماری استدعا پر جس خسروانہ سرپرستی اور التفات کا اظہار کرکے ہم لوگوں کو اس وقت باریابی کا موقعہ عطا فرمایا اس کا کماحقہ شکریہ ادا کرنے سے ہماری زبان قاصر ہے درحقیقت سرکار والا تبار نے یہاں قدم رنجہ فرما کر تمام قوم پر ایسا عظیم احسان فرمایا ہے کہ مظفرنگر کی تاریخ میں یہ واقعہ ہمیشہ یادگار رہیگا۔ سرکار کے والا رتبت بزرگوں کے عہد سے جو روایات شاہانہ سرپرستی اور خسروانہ قوم پروری کی جاری ہیں حضور نے ثابت کر دیا ہے کہ سرکار کی ذات والا صفات اُن سب کی بدرجہ غایت حامل ہے۔ اسلامی درسگاہوں کی حضور شاہ اور علوم و معارف کی جو ہمہ سرپرستی فرمانروایان ریاست رامپور فرماتے رہے ہیں وہ ایک ایسی حقیقت ہے جسکی شہرت اس ملک ہی میں نہیں بلکہ اس سے باہر بھی پہنچ چکی ہے۔

عالیجاہ۔ یہ ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ حضور انور نے ریاست رامپور سے باہر جس مقام کو سب سے اول مستحق الطاف خسروانہ تصور فرمایا وہ مظفرنگر ہے۔ یہ قصبہ اگرچہ مختصر ہے مگر اسکو بجا طور پر فخر و ناز ہے کہ سرکار اقدس کی ذات والا صفات اور خاندان عالی وقار کو اس سے قدیم خصوصیت اور تعلق رہا ہے شمالی ہند کے تمام مسلمانوں کیلئے اعلیحضرت کی ذات بابرکات ایک ایسا چشمہ فیض ہے کہ جسکی جانب وہ پوری عافیت کیساتھ مشکلات اور مصائب کیوقت رجوع کر سکتے ہیں اور سرکار عالی کی رہبری اور سرپرستی میں وہ یقیناً جملہ مشکلات پر کامیابی کیساتھ قابو پا سکتے ہیں مظفرنگر کے مسلمان جنمیں سادات عظام بارہ۔ شیوخ و افاغنہ وغیرہم شامل ہیں عہد ماضی میں سلطنت اسلامیہ کے دست و بازو تھے اب انکے افلاس تعلیم جدید کے فقدان کے باعث عموماً انتہائی ذلت و پستی میں مبتلا ہیں مسلمانوں کی ثروت و دولت ان کے گھروں سے رخصت ہو چکی ہے عسرت و نکبت کا چاروں طرف تسلط ہو چکا بڑا سبب جہالت ہے اس افسوسناک حالت کی اصلاح کیلئے انجمن اسلامیہ مظفرنگر نے چند سال گذرے کہ ایک ابتدائی انگریزی اسکول قائم کیا جو سنہ ۱۹۲۲ء میں تدریجی ترقی کرکے اینگلو ورنیکلر مڈل اسکول ہوگیا چنانچہ جون سنہ ۱۹۲۸ء میں اس صوبہ کے سرکاری محکمہ تعلیم نے اسکا الحاق مڈل کے درجہ تک منظور فرما لیا جولائی سنہ ۱۹۲۹ء میں ہماری استدعا پر اس صوبہ کے لائق و ہر دلعزیز ڈائرکٹر تعلیم مسٹر میکنزی صاحب بہادر نے بنفس نفیس اسکول کا معائنہ فرمایا اور بعد اظہار خوشنودی تقریباً ایک سو پچاس روپیہ ماہانہ سرکاری امداد منظور فرمائی جو امسال موصوف کی عنایات کے باعث تین سو روپیہ ماہانہ ہوگئی ہے۔

حضور انور یہ سنکر خوش ہوں گے کہ یہ اسکول جسکی ابتدا چند سال ہوئے نہایت معمولی حیثیت کے ساتھ عمل میں آئی تھی اب رفتہ رفتہ ترقی کرکے مسلمانان مظفرنگر کے تعلیمی مقاصد اور آرزوؤں کا مرکز بن گیا ہے مسلمانان مظفرنگر کی یہ ایسی واحد درسگاہ ہے جہاں انکے بچے مذہبی تعلیم و تربیت کیساتھ ساتھ مغربی تعلیم بھی پا سکتے ہیں ماہ جون گذشتہ سے انجمن اسلامیہ مظفرنگر نے اس اسکول کا انتظام و انصرام ہم ممبران بورڈ آف ٹرسٹیز کو تفویض کر دیا ہے چنانچہ اسوقت سے ہم بحیثیت نمائندگان انجمن اسلامیہ اس امر کی مسلسل سعی کر رہے ہیں کہ موجودہ مڈل اسکول کو جلد ہائی اسکول کے درجہ پر پہونچا دیا جائے مگر اس نصب العین کے حصول میں سب سے بڑی سد راہ ہمارے پاس مناسب عمارت کی عدم موجودگی ہے۔ ہمارا مصمم عزم ہے کہ امسال اسکول کی عمارت کیلئے تمام مسلمانان ضلع مظفرنگر کی خدمت میں کشکول گدائی لیکر حاضر ہوں۔ لیکن سرکار عالیجاہ سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ہماری قوم عام طور سے افلاس زدہ ہے تاہم ہمکو پوری توقع ہے کہ خاندین قوم ہماری صدائے استعانت پر لبیک کہتے ہوئے ہماری ہمت افزائی فرمائیں گے اور اسطرح قوم کی تعلیمی پستی رفع کرنے میں ہمارے معین و شریک کار ہوں گے۔

عالیجاہ۔ سرکار والا تبار سے ہماری مؤدبانہ التجا ہے کہ آج بتقریب سعید ولادت جناب [illegible] اسکول کی سرپرستی قبول فرما کر مسلمانان مظفرنگر کی تعلیمی کشتی کی ناخدائی فرمائیں تاکہ ہم خادمان ملت ساحل مراد تک پہونچ سکیں اسکول کی عمارت کیلئے اگرچہ زر کثیر درکار ہے لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ جب اس ادارہ کو اعلیحضرت کی شاہانہ سرپرستی کا شرف حاصل ہوگا تو ہم خادمان قوم کی دلی تمنا مستقبل قریب میں بر آئیگی۔

عالیجاہ۔ قبل اس کے کہ ہم اس عرضداشت کو ختم کریں ہم سب پھر حضور انور کی تشریف آوری اور ذرہ نوازی کیلئے اپنا دلی شکریہ پیش کرنیکی اجازت چاہتے ہیں درحقیقت حضور کا یہاں تشریف لانا شکستہ گدا کے یہاں مہمان ہونا ہے ہماری زبان قاصر ہے کہ ہمارے جذبات قلبی کی پوری پوری ترجمانی کرسکے حضور انور کی شان گرامی اور اپنی بےسروسامانی کو دیکھتے ہوئے بے اختیار یہ شعر زبان پر آتا ہے ؎

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

آخر میں ہم سب قادر مطلق کی درگاہ میں دست بدعا ہیں کہ وہ سرکار عالی وقار کے عمر و اقبال میں روزافزوں ترقی فرمائے ؏ تم سلامت رہو ہزار برس ؏ ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

لیاقت علی خان۔ ظہیر الحسن۔ محمد فتح خان۔ مختار علی خان۔ سید شفاعت حسین۔
باقر حسن۔ احسان الحق صدیقی۔ سید شفاعت حسین۔ سید محمد فاضل۔
سید محمد امیر۔ عبد العزیز خان۔

تقریر

اعلیحضرت ہز ہائی نس عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا نواب سید محمد رضا علیخان بہادر مستعد جنگ فرمانروائے ریاست رامپور دام اللہ اقبالہم وملکہم

ممبران انجمن اسلامیہ، ٹرسٹی صاحبان اسکول، حضار مجلس

اگرچہ ضلع مظفرنگر کے عمائدین سے میرے اور میرے خاندان کے دیرینہ تعلقات ہیں لیکن آپ کی انجمن کے اراکین سے ملنے اور اس اسکول کے حالات سے واقفیت پیدا کرنے کا مجھے یہ پہلا موقع حاصل ہوا ہے۔

جس خلوص اور محبت سے آپ کی انجمن نے مجھے مدعو کیا ہے میں اس میں جذبۂ امتنان محسوس کرتا ہوں۔

آپ نے میرے اور ریاست رامپور کے متعلق جن خوشگوار توقعات وپُر از امید خیالات کا اظہار کیا ہے وہ میرے لئے خصوصیت کے ساتھ قابل مسرت ہیں میں رامپور میں اب تک جو کچھ کر سکا ہوں وہ میرے آیندہ ارادوں کے دھندلے سے وہ نشان ہیں جنکو بجا طور سے تصویر کے ابتدائی خطوط سے تعبیر کیا جا سکتا ہے لیکن اسوقت تک ان جدید اصلاحات پر جن ہمت افزا خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ بہت کچھ میرے ارادوں کو مستحکم بنانے کے لئے کافی ہیں

حضرات مظفرنگر میں مسلم آبادی اور اسکی گذشتہ عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمان بچوں کی تعلیم کا معقول انتظام خاص اہمیت رکھتا ہے اور مجھے نہایت مسرت ہے کہ آپکی انجمن اپنی دیگر مفید خدمات کے ساتھ ساتھ اس فرض کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہے اور آپ نے تکمیل مقصد کے طور پر ایک سکول قائم کیا ہے اور اسکو اس حسن انتظام سے جاری رکھا ہے کہ گورنمنٹ نے بھی آپ کی کوششوں کا عملی اعتراف کیا ہے اور صیغۂ تعلیم سے اس سکول کی مالی امداد بھی منظور ہو گئی ہے جس کی مقدار میں نمایاں اضافہ بھی کیا گیا ہے

مجھے یقین ہے کہ اگر آپ کی کوشش ویسی ہی بلا لغزش نہ پیدا ہوئی تو موجودہ سکول اپنے لئے ایک پسندیدہ منزل حاصل کرے گا اور قریب زمانہ میں ہائی سکول ہو کر رہے گا۔ اور عمدہ انتظام وبہترین نگرانی کے باعث ضلع کی تعلیمگاہوں میں قابل قدر اضافہ خیال کیا جائے گا۔

حضرات!

ہندوستان میں عموماً اور مسلمان بچوں کے لئے خصوصاً تعلیمی ضروریات کا تعین کرنا آسان نہیں ہے۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کو اگر محض کتابی تعلیم کی حدود میں رکھا جائے تو اکثر یہ نتیجہ نظر آتا ہے کہ طلبا اپنی تکمیل تعلیم کے بعد زندگی کے مفید کاموں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ علم وعمل کا جو رابطہ اتحاد ہمیشہ سے چلا آتا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ آج بھی دونوں کو ساتھ ساتھ مد نظر رکھا جائے۔ اور بمصداق حدیث سرور کائنات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف علم کو وبال نہ بنایا جائے۔

علم یقیناً ایک آئینہ ہے لیکن عمل اس کی صیقل وجلا ہے جب تک آئینہ جلا سے دور رہتا ہے۔ صورت مقصود جلوہ گر نہیں ہو سکتی ہمیشہ صحیفۂ علم کو شمع عمل کی روشنی میں پڑھا جائے۔ تاکہ رازِ معانی آشکار ہو سکے۔

یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ہمارے نوجوان مختلف شعبوں مثلاً صنعت وحرفت و زراعت وتجارت میں دلچسپی وانہماک کیساتھ کام کریں۔ اور اپنی کتابی تعلیم سے عملی دنیا میں اپنی جگہ بنا سکیں۔ میں نے اس طرف اسی غرض سے اشارہ کیا ہے کہ آپ کی سعی وہمت کا دائرہ اسکول کے قیام واستحکام کے حد تک محدود نہ رہنا چاہئے بلکہ اپنی قوم کی تعلیمی ضروریات کیساتھ دوسرے شعبوں پر بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ اسلامی قومی تعلیمگاہ ایسے روشن خیال طلبہ پیش کرے گی۔ جو سلطنت عالیہ کے وفادار وخیرخواہ اور ملک وملت کے لئے عملی منفعت بخش ہوں۔

حضرات!

آپ نے جس خلوص ومسرت سے میرا خیر مقدم کیا ہے۔ میں اس کی دل سے قدر کرتا ہوں اور آپکی تعلیمی ترقیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے امید کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ کے مساعی کا سلسلہ جاری رہے تو اس اسکول کو قریب زمانہ میں بہتر سے بہتر حالت میں دیکھ سکوں گا۔